WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اعتبارِ وفا

نگہت سیما

یہ سچ ہے کہ محبت میں وقت کا وزن نہیں ہوتا... گفتگو کا وزن نہیں ہوتا، ہر طرف تو کیا دل و دماغ تک پر ایک بے وزن سی کیفیت محسوس ہوا کرتی ہے... کہ دل و دماغ کو کوئی دوسری بات سُجھائی تک نہیں دیتی۔

ایسے حالات میں کسی بھی انسان کے پاؤں جمے نہیں رہتے اور وہ ہر وقت لڑھکتا رہتا ہے۔

مگر خود کو سنبھال کر متوازن رکھنا ہی محبت کا اصل پلیٹ فارم ہے... لیکن اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس بے وزنی کے اصول کو بھی محسوس کر لیا جائے... اور مان لیا جائے... کہ محبت کا اوّلین قانون اعتبار ہے... اور وفا کے غُنچے وہیں کِھلتے ہیں... جس گلشن میں اعتبار کا بیج بویا جاتا ہے۔

گلاب چہروں پہ دُھول کتنی مسافتوں کی جمی ہوئی ہے
چراغ آنکھوں میں جانے کتنے سفر کے جالے تنے ہوئے ہیں
نہ چھاؤں جیسی کوئی کہانی نہ جلتی دھوپوں کا کوئی حصّہ
کہاں کا ذکرِ سفر کہ پہلے قدم پہ ہم تو رُکے ہوئے ہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ پتا نہیں کب سے بھاگ رہا تھا۔ اس کے بال اور پاؤں دھول سے اَٹے ہوئے تھے۔ پاؤں سے خون رس رہا تھا۔ لیکن وہ بھاگ رہا تھا۔ بھاگتے، بھاگتے وہ بے دم ہو کر گر گیا تھا۔ پھر دو ہاتھوں نے اسے تھام کر اٹھایا۔ ان دو ہاتھوں کی گرفت بڑی مہربان تھی۔ اس نے بہ مشکل اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اس کے میلے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان تھے اور اس کی گھنی سیاہ پلکیں بھی دھول میں اٹی ہوئی تھیں ان ہاتھوں کی گرفت میں سختی نہ تھی۔ اپنائیت تھی، شفقت تھی پھر بھی اس نے اپنے بازو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

''کیا ہوا بیٹا؟'' اسے بازو جھٹکتے دیکھ کر انہوں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''کچھ نہیں بابا۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا تھا اور خواب دیکھ رہا تھا۔''

''کیا بات ہے میری جان، آج کل جاگتے میں خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ کہیں دال میں کچھ کالا تو نہیں۔''

''نہیں بابا۔'' وہ جھینپ گیا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں۔''

''چلو جب ایسی کوئی بات ہوئی تو پہلے اپنے بابا کو بتانا...... ظالم سماج بننے کی کوشش ہرگز نہیں کروں گا۔'' ان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ اپنے بے حد سنجیدہ سے باپ کو آج اس طرح شوخی سے بات کرتے دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

''کیا بات ہے بابا آج کچھ بدلے، بدلے سے لگ رہے ہیں۔ کہیں دال میں کچھ کالا تو نہیں؟'' اس نے انہی کی بات دُہرائی تو وہ زور سے ہنسے۔

''ارے نہیں، کالا نہ پیلا یہاں تو سرے سے دال ہی نہیں ہے میری جان۔''

''بابا!'' رواحہ نے شرارت سے انہیں دیکھا۔ ''کیا آپ نے کبھی کسی سے محبت کی؟''

''کسی سے محبت......؟'' دل میں ٹیس سی اٹھی تھی لیکن انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔ ''کوئی ایک...... مجھے تو ہر تیسرے چوتھے دن محبت کا بخار چڑھ جاتا تھا لیکن جتنی تیزی سے چڑھتا تھا...... اتنی ہی تیزی سے اتر بھی جاتا تھا۔''

''نہیں بابا......'' اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔ ''آپ ایسے لگتے تو نہیں، ہر تیسرے چوتھے دن محبت کرنے والے۔''

''بھئی کیوں نہیں کر سکتا...... خوب صورت تھا، اسمارٹ تھا، خوبرو جوان تھا۔''

''خیر اسمارٹ تو آپ اب بھی بہت ہیں، ایک چھوڑ دس محبتیں کر سکتے ہیں۔'' رواحہ نے فخر سے اپنے بابا کی طرف دیکھا۔ ''لیکن آپ نے تو ماما کے بعد پھر کسی کی طرف دیکھا ہی نہیں۔''

''یار محبت...... بلکہ خالص محبت تو زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتی ہے۔'' وہ سنجیدہ ہوئے تھے۔

''خیر یہ مقولہ اب فرسودہ ہو چکا ہے بابا، ایک مختصر سی زندگی میں لوگ دس بار محبتیں کر سکتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بار...... آپ بھی ٹرائی کریں بابا...... میرا دل بھی چاہتا ہے کسی کو ماما کہنے کا۔'' شرارت سے اس کی خوب صورت آنکھیں بے تحاشا چمک رہی تھیں۔

''اور میرا دل پوتے، پوتیوں سے کھیلنے کو چاہتا ہے، اب ماما تلاش کرنے کے بجائے میرے لیے بہو

تلاش کرو۔''

''وہ تو کر چکا بابا۔'' بات مکمل کر کے وہ رکا نہیں تھا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ ان کا منہ تھوڑا سا کھلا اور پھر مسکراہٹ نے ان کے لبوں کو چھوا۔

''سنو...... مجھے کب ملوا رہے ہو بہو سے؟''

''پہلے خود تو ٹھیک طرح سے مل لوں......'' اس نے دروازہ کھول کر تھوڑا سا سر اندر کیا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔

رواحہ نے کیسے ان کی روکھی پھیکی زندگی میں رنگ بھر دیے تھے اور اگر رواحہ بھی نہ ہوتا تو......

''تم بن جینا کتنا مشکل تھا...... کتنا چاہا تھا میں نے تمہیں...... لیکن تم میری زندگی سے یوں نکل گئیں جیسے کبھی تھی ہی نہیں...... رواحہ جب سے جوان ہوا ہے...... اکثر کہتا ہے...

''آپ نے ماما کے بعد زندگی کے دروازے خود پر بند کیوں کر لیے...... زندگی ختم نہیں ہوتی بابا رواں دواں رہتی ہے...... آپ نے اپنے ساتھ انصاف نہیں کیا بابا۔''

''اور دیکھو میں اسے سمجھا نہیں پاتا کہ تمہارے بعد زندگی واقعی میرے لیے ختم ہو گئی تھی۔ اگر وہ نہ ہوتا تو شاید میں جی نہ پاتا...... تم تو میرے دل کے اندر اس طرح سما گئی تھیں کہ کسی اور کی جگہ ہی نہیں بچی تھی۔''

انہوں نے ایک گہری سانس لے کر سر کرسی کی پشت سے ٹکا لیا۔

ماضی کے واقعات یکے بعد دیگرے آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ وہ بھول نہیں پاتے تھے اس اذیت کو جو انہوں نے اٹھائی تھی...... اور وہ گھاؤ جو اس کی جدائی سے انہیں ملا تھا۔ آج بھی روزِ اول کی طرح رستا تھا۔

''پتا نہیں کب بھرے گا یہ گھاؤ، کب بھول پاؤں گا میں اسے...... آج جب رواحہ بھی جوان ہو گیا ہے اور کل کو اس کے بیوی بچے اس گھر میں آجائیں گے شاید تب بھی میں تمہیں نہ بھول پاؤں۔''

''بابا......'' رواحہ نے پھر دروازہ کھول کر اندر جھانکا انہوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں عظام کی طرف جا رہا ہوں۔''

''عظام گھر آیا ہوا ہے کیا۔ یا ہاسٹل جا رہے ہو؟'' وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

''جی بابا گھر...... ابھی اس کا فون آیا تھا، ویسے آپ کیا سوچ رہے تھے؟''

''میں تمہاری آفر پر غور کر رہا تھا جانو......''

''کون سی آفر بابا......؟'' وہ وقتی طور پر بھول سا گیا۔

''یہی کہ تمہارے لیے ماما لانے کی آفر......''

''ہیں؟'' وہ حیرت زدہ تھا جھٹ اندر کمرے میں آ گیا۔

''اس عمر میں بابا؟'' اس نے مصنوعی حیرت سے انہیں دیکھا۔

''تم نے ہی تو کہا تھا بیٹا جی کہ تمہارا جی کسی کو 'ماما' کہنے کو چاہتا ہے۔'' انہوں نے دبی، دبی مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھا۔

''نہیں خیر...... آپ پریشان نہ ہوں، میں آپ کی بہو کا بندوبست کرتا ہوں۔ اپنے بچوں کو انہیں ماما کہتا دیکھ کر خوش ہو لیا کروں گا۔'' وہ مڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''لیکن بہت دیر نہ کرنا بیٹا اپنے بچوں کی ماما ڈھونڈنے میں۔ ایسا نہ ہو ہم یہ حسرت لیے ہی دنیا سے چلے جائیں۔''

''بابا......!'' وہ بچوں کی طرح بسورا۔ ''یہ فاؤل ہے، اس طرح کی باتیں نہیں کریں گے آپ معاہدہ ہو چکا ہے۔

''اوکے سوری لیکن......''

''لیکن ویکن کچھ نہیں بابا، ابھی مجھے اپنی ایجوکیشن مکمل کرنے دیں پھر سوچیں گے اس... بارے میں۔ اوکے میں چلتا ہوں۔''

''احتیاط سے ڈرائیو کرنا بیٹا اور عظام کو میرا پیار دینا۔''

''جی بابا......ہو سکتا ہے مجھے دیر ہو جائے۔'' وہ مڑا۔

''یعنی ڈنر تم عظام کے ساتھ کرو گے؟''

''May be!''

''اللہ حافظ......'' وہ اس وقت تک کھلے دروازے سے اسے جاتا دیکھتے رہے جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا......اور پھر آنکھیں موندتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹیک دیا۔

☆☆☆

ثمر حیات کھڑکی کی طرف رخ کیے کھڑے تھے جب دستک دے کر ممتاز خان اندر داخل ہوا۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا۔

''کیا بات ہے ممتاز خان؟''

''باس وہ مراد آیا ہے، کہہ رہا ہے مال پکڑا گیا ہے۔''

''عظام آ گیا ہے کیا؟''

''جی ابھی دس منٹ پہلے پہنچے ہیں۔''

''کہاں ہے؟''

''اپنے کمرے میں گئے ہیں۔''

''ممتاز خان تمہاری یادداشت کمزور ہو گئی ہے کیا؟''

''جی......؟'' ممتاز خان نے نہ سمجھنے والے انداز میں ان کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے تم بوڑھے ہو گئے ہو آرام کرو اب۔'' لہجہ بے حد سرد تھا۔

''جی......!'' وہ ہکلایا۔

''تم لوگوں سے کیا کہا ہوا ہے میں نے کہ عظام کی موجودگی میں کوئی بزنس کی بات نہ ہو، کسی قسم کی کوئی بات نہیں۔''

''لیکن سر وہ مال......؟''

''جہنم میں جائے مال اور تم سب بھی...... جب تک عظام یہاں ہے کوئی نظر نہ آئے مجھے یہاں...... سمجھے؟''

''جی باس لیکن مراد سے کیا کہوں؟''

''اس وقت دفع کرواسے یہاں سے اور تین دن تک وہ مجھے یہاں نظر نہیں آئے سن لیا؟''

''جی باس۔'' وہ الٹے قدموں واپس مڑا تھا اور وہ پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے تھے....آج ستمبر کی تین تاریخ تھی اور آج کے دن ہی فرحی ان سے بچھڑی تھی......اور اگر عظام نہ ہوتا تو فرحی کے بعد زندگی کا مقصد ختم ہو جاتا......فرحی نے جب......آخری سانس لی تھی تو وعدہ لیا تھا۔

''میرے بیٹے کا خیال رکھنا ثمر......اسے کبھی خود سے جدا نہ کرنا۔''

''تمہیں کچھ نہیں ہوگا فرحی، دیکھنا تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ خود اپنے بیٹے کا خیال رکھو گی......میرا تو تمہیں پتا ہے ناں کتنا بے پروا ہوں......اپنا خیال نہیں رکھ پاتا تو اپنے بیٹے کا خیال کیسے رکھوں گا۔ ہم دونوں باپ، بیٹے کو تمہاری بہت ضرورت ہے فرحی......تم ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتیں......'' لیکن وہ چلی گئی تھی اور وہ دونوں اکیلے رہ گئے تھے۔

''پاپا......!'' عظام نے اندر قدم رکھا۔

انہوں نے مڑ کر دیکھا اور دونوں بازو پھیلا دیے۔ وہ بھاگ کر ان کے گلے لگا تھا۔

''پاپا میں نے آپ کو بہت مس کیا۔''

''میں نے بھی میری جان۔'' انہوں نے نم پلکوں کو ہاتھوں کی پشت سے پونچھا۔

''آج امی کی برسی ہے ناں......؟'' عظام نے الگ ہوتے ہوئے بغور انہیں دیکھا تو ثمر حیات نے سر ہلا دیا۔

''تو آپ امی کی برسی کے لیے آئے ہیں ہانگ کانگ سے۔''

''یہ بات بھی ہے اور تم سے بھی ملنے کو بہت جی چاہ رہا تھا...... بہت اداس ہو گیا تھا۔'' وہ اسے لیے لیے صوفے پر بیٹھ گئے۔ ان کا ایک بازو ابھی تک عظام کے گرد حمائل تھا۔

''پاپا آپ نے مجھے ہمیشہ خود سے دور رکھا، ہاسٹلوں میں۔''

''مجبوری تھی جانِ پدر...... میں ہر وقت گھر میں نہیں رہ سکتا تھا......تمہاری ماما کے بعد تم اکیلے کیسے رہتے بیٹا اس لیے...... مجھے تو ہر روز کہیں نہ کہیں جانا ہوتا ہے۔''

''لیکن پاپا جب آپ یہاں ہوتے ہیں تب بھی تو میں ہاسٹل میں رہتا ہوں۔'' آج پہلی بار وہ گلہ کر رہا تھا۔

''میں جب ہوتا تھا تو آپ کو ہر ویک اینڈ پر لے آتا تھا ناں......اور اب بھی۔''

''لیکن میں تو ہر لمحہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا تھا ناں۔'' عظام کے شکوے جاری تھے۔

''میں بھی تمہیں ایک لمحے کے لیے بھی خود سے جدا نہیں کرنا چاہتا تھا بیٹا لیکن مجبوری تھی ناں......میرا بزنس بہت پھیلا ہوا ہے۔''

''اتنا بزنس پھیلا کر کیا کریں گے پاپا......اتنی دولت کس لیے جمع کر رہے ہیں......ہم دو ہی تو ہیں۔''

''ہمیشہ دو تو نہیں رہیں گے ناں......'' ثمر حیات نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

'ہاں......لیکن وہ بھی میرے جیسی ہوگی...... فقیر منش سی...... پاپا آپ کا بیٹا بہت سادہ سا ہے...... بھنے چنوں سے بھی پیٹ بھر کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا۔ آپ بھی یہ بزنس وغیرہ سمیٹ دیں پاپا......دے دیں سارا پیسہ رفاہی اداروں کو اور ہم دونوں ایک چھوٹے سے گھر میں سکون سے رہیں اکھٹے......ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھ۔'' اس کے لہجے میں ایک عجیب سی حسرت تھی اور ایک عجیب سی بے بسی نے ثمر حیات کے دل کو مٹھی میں لے لیا تھا۔

''بہت سی باتیں اتنی آسان نہیں ہوتیں میری جان جتنی نظر آتی ہیں۔''

''اس میں مشکل کیا ہے پاپا؟''

''تم نہیں سمجھو گے میری جان۔''

''آپ سمجھائیں ناں...... اچھا چلیں یہ ہی بتا دیں کہ اب جب میں شیر جوان ہوں تو ہاسٹل میں کیوں رہ رہا ہوں...... یہاں گھر میں اکیلا نہیں رہ سکتا؟''

''رہ سکتے ہو...... کیوں نہیں رہ سکتے لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم اکیلے اس گھر میں رہو...... میرے بہت دشمن ہیں...... میں رسک نہیں لے سکتا۔''

''یہاں ملازم ہیں...... دو گارڈ ہیں پھر بھی......؟''

''ہاں پھر بھی......'' ثمر حیات نے بہت غور سے اس کی طرف دیکھا۔

اسے دیکھتے ہوئے وہ جیسے کھو سے گئے تھے۔

''میں نے فرحی سے وعدہ کیا تھا اس کے بیٹے کا خیال رکھوں گا، اس کی حفاظت کروں گا تو کیا روزِ حشر میں اس کے سامنے شرمندہ......''

''او کے پاپا......'' عظام نے پاپا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ان کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا۔ ''سوری، میں نے آپ کو اداس کر دیا۔''

''نہیں کوئی بات نہیں بیٹا...... تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔'' انہوں نے چونک کر بیٹے کی طرف دیکھا۔

''ایک سال بعد میرا ایم بی اے ہو جائے گا پھر آپ کیا کریں گے۔ باہر بھیج دیں گے کیا؟'' اس نے بے حد خوشگوار انداز میں پاپا کی طرف دیکھا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہولے، ہولے سارا بزنس سمیٹ دوں...... نکل آؤں اس مایا جال سے باہر۔''

''ریئلی پاپا......؟'' عظام بے حد خوش ہو گیا۔ ''پھر ہم دونوں خوب گھومیں گے، خوب سیر کریں گے۔ ہے ناں پاپا؟''

''ہوں......'' ثمر حیات مسکرائے تھے لیکن ان کی آنکھوں نے اس مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

''تمہارا دوست رواحہ کیسا ہے؟''

''ایک دم فٹ...... آ رہا ہے ابھی...... میں نے آتے ہی فون کیا تھا اسے۔''

''بندہ حاضر ہو چکا ہے جناب۔'' رواحہ نے اسی وقت اندر قدم رکھا۔

''کیسے ہو بیٹا؟'' ثمر حیات نے محبت سے اسے گلے لگایا۔

''ٹھیک ہوں انکل بس آج کل ذرا......'' اس کی زبان کو کھجلی ہوئی تھی۔

''کیا آج کل...... کچھ پریشانی ہے کیا؟'' ثمر حیات ابھی تک کھڑے تھے۔

''دراصل وہ آج کل میں اور عظام دونوں مل کر اپنے، اپنے لیے ایک عدد ''ماما'' کی تلاش کر رہے ہیں۔''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں :-
ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
ہر کتاب کا الگ سیکشن
ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
We Are Anti Waiting WebSite
واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے
ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں
ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں
اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں
WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan

Like us on Facebook
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

’’تو ملی کوئی؟‘‘ ثمر حیات کو اس کی بات سمجھنے میں کچھ دیر لگی تھی اور پھر سمجھتے ہی زور سے ہنس دیے۔

’’نہیں......‘‘ رواحہ نے برا سامنہ بنایا۔

’’جو بھی ملتی ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارا پتا صاف کر دیں پہلے......‘‘

ثمر حیات پھر ہنسے......عظام کے لبوں پر بھی مدھم سی مسکراہٹ تھی۔

’’اور یہ آپ کو اور میرے بابا کو ہرگز منظور نہیں ہوگا۔‘‘

’’بالکل......ہمیں اپنے بیٹوں کے لیے ایسی ماں ہرگز نہیں چاہیے جو انہیں ہی ہم سے جدا کر دے۔‘‘

’’بالکل میرے بابا کا بھی یہی خیال ہے۔‘‘ رواحہ، عظام کے پاس بیٹھ چکا تھا۔

’’یار کسی روز اپنے بابا سے ملواؤ...... عظمی بہت تعریف کرتا ہے تمہارے بابا کی۔‘‘

’’بالکل یہی بات پچھلے ہفتے میرے بابا نے اس سے کہی تھی۔‘‘

’’تو پھر مل بیٹھتے ہیں کسی روز......‘‘ ثمر حیات نے کلائی موڑ کر وقت دیکھا۔ عظام سمجھ گیا کہ پاپا کو اس وقت کسی کام سے جانا ہے۔ یوں تو عظام جب آتا تو وہ زیادہ وقت گھر پر ہی اس کے ساتھ گزارتے تھے لیکن کبھی، کبھی تھوڑی دیر کے لیے انہیں جانا بھی پڑتا تھا اور آج تو امی کی برسی تھی اور ہر برسی پر وہ یتیم خانوں میں مدرسوں میں اور ایسے ہی اداروں میں دیگیں بھجواتے تھے، قرآن خوانی وغیرہ کرواتے تھے۔ اس نے رواحہ کو کہنی ماری تو رواحہ کھنکھارا۔

’’وہ انکل دراصل میں اس لیے حاضر ہوا تھا کہ میں چاہ رہا تھا کہ عظام ہاسٹل کے بجائے ہمارے گھر آجائے۔ آخری سال ہے مل کر پڑھائی کریں گے پھر ہمارے گھر کوئی ڈر والی بات بھی نہیں ہے۔‘‘

’’تم بھی یہی چاہتے ہو ناں عظمی؟‘‘ ثمر حیات نے بیٹے کی طرف دیکھا۔

’’اگر آپ مناسب سمجھیں تو......وہاں ہاسٹل میں آج کل کافی ڈسٹربنس ہے۔‘‘

’’بھلا کیسی ڈسٹربنس؟‘‘ ثمر حیات نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

’’دراصل جب اس کا موڈ پڑھنے کا ہوتا ہے تو اس کے روم میٹ کا نہیں ہوتا اور جب اس کا روم میٹ پڑھنا چاہتا ہے تو اس کا دل گانے سننے کو چاہتا ہے۔‘‘ عظام کے بجائے رواحہ نے جواب دیا تھا۔

’’ایسی کوئی بات نہیں پاپا، اگر آپ نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے جہاں اتنے سال ہاسٹل میں گزارے ہیں وہاں ایک سال اور سہی۔‘‘ پاپا کو خاموش دیکھ کر عظام نے کہا تو رواحہ نے اس کے بازو پر چٹکی بھری۔ وہ تڑپ کر اسے دیکھنے لگا......تب ہی ثمر حیات نے پھر کلائی پر نظر ڈالی۔

’’ٹھیک ہے جیسا تم چاہو......تم رواحہ کے گھر رہ سکتے ہو...... مجھے ذرا کام ہے، تم لوگ باتیں کرو میں بس ایک گھنٹے تک آرہا ہوں۔‘‘

’’تھینک یو پاپا......دیر مت کیجیے گا......رواحہ میرے ساتھ ہی ڈنر کرے گا۔‘‘

ثمر حیات سر ہلا کر باہر چلے گئے تو عظام نے رواحہ کی پیٹھ پر مکا مارا۔

’’یہ تم نے مجھے چٹکی کیوں کاٹی تھی؟‘‘

’’تو تم ہتھیار کیوں پھینک رہے تھے......جبکہ یہ طے ہوا تھا کہ ہم ہر صورت انکل کو قائل کریں گے۔‘‘ رواحہ نے اسے گھورا۔

’’یار میں پاپا کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرسکتا......مجھ سے نہیں ہوتا۔‘‘

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں :-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
ہر کتاب کا الگ سیکشن
ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''چلواب تو انکل خود ہی مان گئے ورنہ تم نے تو معاملہ بگاڑ ہی دیا تھا۔''

''ساری زندگی ہاسٹل میں گزارنا آسان نہیں ہوتا...... میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے ہاسٹل میں ہوں...... اسی شہر میں گھر ہونے کے باوجود تین سال سے ہاسٹل میں ہوں...... کیونکہ پاپا نے کہا تھا کہ تمہیں ابھی ہاسٹل میں ہی رہنا ہے کیونکہ انہیں زیادہ تر ملک سے باہر رہنا ہوتا ہے۔ حالانکہ جب میں نے اے لیول کیا تھا تو میں بہت خوش تھا کہ اب پاپا کے ساتھ رہوں گا یہیں کراچی میں۔''

''تو، تم اے لیولز بھی تو کراچی سے کرسکتے تھے ناں؟''

''ہاں لیکن تب پاپا کراچی میں نہیں رہتے تھے تو پاپا نے مجھے لاہور کے اس اسکول میں داخل کروادیا تھا، تب صرف لمبی چھٹیوں میں، میں گھر آتا تھا اور ان چھٹیوں میں بھی اکثر پاپا کو دو، دو ہفتوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں جانا پڑتا تھا پھر جب میں اے لیول کررہا تھا تو بابا کراچی سیٹل ہوگئے لیکن انہوں نے کہا کہ میں اپنا اے لیول بھی وہیں سے ہی کروں اور......'' اب وہ اداس ہورہا تھا۔

''اچھا اب زیادہ ملکۂ جذبات بننے کی ضرورت نہیں ہے۔'' رواحہ اسے اس کیفیت سے باہر لانا چاہتا تھا۔ تین سال پہلے عظام سے اس کی ملاقات ہوئی تھی اور ان تین سالوں میں دونوں کے درمیان دوستی کا بہت گہرا رشتہ قائم ہوگیا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کالج سے گریجویشن کیا تھا اور اب ایم بی اے کررہے تھے۔ اگرچہ رواحہ کا ارادہ نہیں تھا ایم بی اے کرنے کا لیکن پھر عظام کے اصرار پر اس نے بھی ایم بی اے میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔

''یار تم کو تو اپنے پاپا کا بزنس سنبھالنا ہے، میں کیا کروں گا ایم بی اے کرکے؟''

''تم میرے پاس جاب کرنا۔'' وہ ہنسا تھا۔

اور یوں دونوں نے ایم بی اے میں ایڈمیشن لیا تھا۔

''تو کب شفٹ ہورہے ہو میرے گھر؟''

''یار ابھی تو پاپا یہاں ہیں، دو تین روز پھر ان کے جانے کے بعد ہی ظاہر ہے...... یہ بتاؤ تمہاری بات ہوئی ارتقاع سے؟''

''روز ہوتی ہے تقریباً......'' رواحہ نے بڑی بے پروائی سے کہا۔

''میں روز والی بات نہیں کررہا...... میں پوچھ رہا ہوں تم نے اسے بتایا اپنے متعلق......؟''

''جانتی تو ہے وہ میرے متعلق کہ میرا نام رواحہ ہے اور میں......''

''خواہ مخواہ اِدھر اُدھر میں مت اڑاؤ روی، تم جانتے ہو میرا مطلب......؟'' عظام نے اس کی بات کاٹی۔

''نہیں...... یار مجھے سمجھ نہیں آتا کیا کہوں اس سے کہ مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے...... احمق نہیں لگوں گا یہ کہتے ہوئے۔'' وہ ذرا سنجیدہ ہوا تھا۔

''لگنے کی کیا بات ہے وہ تو تم ہو ہی۔'' عظام مسکرایا۔ ''ویسے......'' اس نے شرارت سے اس کی طرف دیکھا۔ ''جب محبت جیسی حماقت کر ہی لی ہے تو پھر احمق بن جاؤ تھوڑی دیر کے لیے یہ نہ ہو کہ تم سوچتے رہو اور دوسرے اپنا کام کرجائیں۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' رواحہ چونکا۔

''تم نے شاید غور نہیں کیا وہ ظفری ہر وقت اس کے آگے پیچھے رہتا ہے اور میں نے ارتقاع کو بھی دیکھا ہے بہت دفعہ...... اس سے ہنس، ہنس کر باتیں کرتے۔''

''لیکن ظفری......؟'' رواحہ پریشان ہوا۔ ''اس کی شہرت تو اچھی نہیں ہے تم جانتے ہو ناں...... کالج کے زمانے میں بھی کیا حرکتیں تھیں اس کی۔ وہ بی ایس سی کی منزہ رحیم کیسی سادہ سی تھی...... اور اس نے پٹالیا تھا بعد میں منزہ نے خودکشی کرلی تھی...... سب کہتے تھے وجہ ظفری ہے۔''

''سب جانتا ہوں لیکن تمہاری یہ ارتقاع اتنی بے وقوف اور سادہ تو نہیں ہے جتنی منزہ رحیم تھی...... پھر بھی۔''

''پھر بھی کیا۔ میں اس سے یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ ظفری سے بات نہ کرے۔'' رواحہ حقیقتاً پریشان ہوا تھا...... ارتقاع کو اس نے یونیورسٹی میں ہی پہلی بار دیکھا تھا۔ صرف سال بھر پہلے...... ارتقاع خوب صورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ بلا کی خود اعتماد بھی تھی...... وہ پتا نہیں اس کی ذہانت سے متاثر ہوا تھا یا حسنِ بے نیاز سے لیکن وہ اس سے متاثر تھا...... اور ابھی کچھ دن پہلے اس پر انکشاف ہوا تھا کہ وہ ارتقاع بابر سے محبت کرتا ہے...... اور یہ کہ اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی خواہش چپکے سے جانے کب سے اس کے دل میں موجود ہے۔

''میں کب یہ کہہ رہا ہوں روی، بس تم اس سے موقع دیکھ کر اپنے جذبوں کا اظہار کردو...... کئی بار میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے...... لیکن ظاہر ہے وہ پہل تو نہیں کرے گی ناں...... اور پہل تمہیں ہی کرنی ہے۔'' رواحہ نے سر ہلا دیا۔

''لیکن یار مجھے کوئی ڈائیلاگز وغیرہ نہیں آتے۔'' اس نے مسکینیت سے عظام کی طرف دیکھا۔ ''میں نے تو سوچا تھا سیدھے سبھاؤ بابا سے کہہ کر رشتہ بھجوادوں گا...... ماسٹر کے بعد۔''

''تو پھر کرتے رہو انتظار...... اللہ کے بندے رشتہ جب مرضی بھجوا دینا پہلے اس کی مرضی تو معلوم کرلو۔ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے ڈیر جو ماں، باپ کی بات پر سر جھکا دے...... چلو اٹھو اچھی سی مووی دیکھتے ہیں دو چار ڈائیلاگ تو وہاں سے مل ہی جائیں گے۔'' عظام اٹھ کھڑا ہوا۔

عظام کا کمرا فرسٹ فلور پر تھا...... رواحہ کمرے میں جاتے ہی بیڈ پر گر پڑا...... عظام نے ٹیرس کی طرف کھلنے والی کھڑکی کا پردہ ہٹایا اور اس کی نظر گیٹ پر پڑی...... ممتاز خان کسی سے جھگڑا کررہا تھا شاید...... وہ جو شخص بھی تھا شاید اندر آنا چاہتا تھا اور ممتاز خان اسے منع کررہا تھا...... گارڈ پتا نہیں کہاں تھا۔

''ایک منٹ روی میں ابھی آتا ہوں تم مووی سلیکٹ کرواتنے میں......'' وہ کمرے سے باہر نکلا اور تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔

☆☆☆

''ارے تم تیار نہیں ہوئیں ابھی تک؟'' بابر نے بیڈروم کا دروازہ کھول کر ایمل کی طرف دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

''بس تیار ہورہی ہوں۔'' ایمل نے ذرا سا رخ موڑ کر بابر نوید کی طرف دیکھا۔

''ارے آپا کی اکلوتی بیٹی کی شادی ہے اور دیر ہونے پر وہ بہت بولیں گی کہ مہمانوں کی طرح آئے ہو...... رات کتنی تاکید کی تھی انہوں نے کہ جلدی آنا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''بس دس منٹ میں آتی ہوں آپ پلیز بیٹھیں باہر جا کر... ارسائی اور افنان تیار ہو گئے کیا......؟''
''افی تو تقریباً تیار ہی تھا البتہ رتی چلی گئی ہے۔''
''کہاں آپا کی طرف؟'' ایمل ساری کی ساری اس کی طرف مڑ گئی تھی۔
''نہیں......'' بابر نوید دروازے کی دہلیز پر ہاتھ رکھے بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔
''کیا مطلب......کہاں گئی ہے وہ......اسے سمیرا کی مایوں میں شریک نہیں ہونا تھا کیا؟''
''وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گئی ہے، کہہ رہی تھی ظفری کے گھر کوئی پارٹی ہے۔تو میں نے اجازت دے دی۔''

''لیکن آپ کو اسے اجازت نہیں دینی چاہیے تھی......اسے بتانا چاہیے تھا کہ دوستوں کی پارٹی سے زیادہ اہم سمیرا کی مہندی میں شرکت کرنا ہے...... پارٹیاں تو روز ہی ہوتی رہتی ہیں......لیکن شادی......''
''کیا کرتا یار اتنی معصومیت پوچھ رہی تھی پاپا چلی جاؤں تو میں انکار نہیں کر سکا۔''
''آپ نے اسے بہت ڈھیل دے دی ہے بابر...... بگاڑ دیا ہے اپنے لاڈ پیار سے......میری تو کوئی بات سنتی ہی نہیں ہے جو جی چاہتا ہے کرتی ہے۔'' ایمل کے لہجے میں خفگی تھی۔
''کوئی نہیں بگڑی میری بیٹی، تم ایسے ہی مت کڑھا کرو...... بیٹیاں باپ کو بہت پیاری ہوتی ہیں اور مجھے بھی رتی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے......تم میرے اور میری بیٹی کے درمیان مت آیا کرو، بیٹا تمہارا ہے جو مرضی کرو اس کے ساتھ لیکن رتی میری بیٹی ہے صرف میری...... اور میں اس کی کوئی خواہش رد نہیں کر سکتا۔''

''لیکن ہر خواہش پوری کرنے والی نہیں ہوتی بابر۔'' ایمل کے لہجے میں بے بسی تھی۔ ''کل کو وہ کوئی ایسی خواہش کر بیٹھی جسے پورا کرنا ممکن نہ ہو یا جو اس کے لیے نقصان دہ ہو تو......؟''
''مجھے یقین ہے میری بیٹی کبھی کوئی ناجائز خواہش نہیں کرتی...... کل کو اس نے بیاہ کر رخصت ہو جانا ہے...... وہاں اس کے ساتھ کیا حالات ہوں، پتا نہیں کتنی خواہشات کا گلا گھونٹنا پڑے۔ لیکن اس گھر میں جب تک وہ ہے میں اس کی آنکھ میں ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا......اس کی ہر وہ خواہش پوری کروں گا جو میرے اختیار میں ہے۔'' بابر کا لہجہ حتمی تھا۔ ''اور یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں تھی اس نے دوستوں کی پارٹی میں شرکت کی اجازت ہی تو مانگی تھی۔ وہ خوشی جو اسے پارٹی میں جا کر ملتی وہ سمیرا کی مہندی میں شرکت کر کے نہ ملتی...... اور آپا کی فکر مت کرو وہ ناراض نہیں ہوں گی میں بات کر لوں گا ان سے۔''

''وہ تو ٹھیک ہے بابر لیکن پلیز، اتنا لاڈ مت کریں۔ لڑکی ذات ہے اسے......''
''یار فضول وہموں میں مت پڑا کرو۔'' بابر نے اس کی بات کاٹی۔ ''تمہارے بابا نے بھی تو تمہارے بہت لاڈ اٹھائے تھے......تم بگڑ گئی ہو کیا......؟''
''بگڑ ہی تو گئی تھی میں......'' اس نے سوچا۔ ''کب مانی تھی اُن کی بات اپنی ہی منوائی تھی......اور کس بری طرح ان کا مان توڑا تھا میں نے اور خود میرا من کیسے کرچی کرچی ہوا تھا کہ کرچیاں ابھی تک دل و جاں کو زخمی کرتی ہیں......ایک پُرسکون مکمل زندگی گزارتے ہوئے بھی...... ماضی کی غلطیاں کبھی، کبھی کتنا رلاتی ہیں۔''

''ہائیں......'' بابر دروازے سے ہٹ کر اس کے قریب آیا اور ہولے سے اس کا گال تھپتھپایا۔ ''دس منٹ......صرف دس منٹ میں تیار ہو کر آ جاؤ...... نیچے لاؤنج میں انتظار کر رہا ہوں۔'' ایمل نے سر ہلا دیا اور رخ موڑ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہیئر برش اٹھایا...... بابر کمرے سے باہر نکلا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ گہری اور معنی خیز مسکراہٹ......

اور ایمل تیار ہوتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ اسے خود ارتقائ کو سمجھانا چاہیے لیکن ارتقائ اس کی سنتی کب تھی۔ اسے بابر کی شہ حاصل تھی۔ دو سال پہلے اس نے گاڑی لینے کی ضد کی، وہ منع کرتی رہی لیکن بابر نے اسی روز جا کر اسے زیرو میٹر گاڑی لے دی اور اب وہ بچی نہیں رہی تھی۔ یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھی لیکن اس کے طور طریقے وہی تھے۔
''میں خود اب دیکھوں گی اسے...... ہر بات میں من مانی کرنے لگی ہے۔ حالانکہ صبح ہی بتا دیا تھا اسے...... کہ پھپھو کے ہاں چلنا ہے، سمیرا کی مایوں کا فنکشن ہے پر ذرا جو اس نے میری بات پر دھیان دیا ہو۔'' اس نے سر جھٹکا۔
اس نے جوڑا بنا کر لائٹ سا نیچرل لک دیتا میک اپ کیا۔
''آج بھی جوان بیٹی اور بیٹے کی ماں بن کر بھی یہ اتنی ہی خوب صورت، اتنی ہی پرکشش ہے......'' لاؤنج میں بیٹھے بابر نے اسے سیڑھیاں اترتے دیکھ کر سوچا۔ لیکن......فوراً ہی اس نے ایمل کے چہرے سے نظریں ہٹا لیں۔ تب ہی افنان بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ کُرتے اور شلوار میں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نظر لگ جانے کی حد تک خوب صورت لگ رہا تھا۔ ایمل نے فوراً اس کے چہرے سے نظریں ہٹالیں......افنان، رتی سے بالکل مختلف مزاج کا تھا......اس نے کبھی ضد نہیں کی تھی، نہ ہی کبھی وہ کام کیا تھا جس سے ایمل نے اسے منع کیا ہو......وہ اپنے شوق سے انجینئرنگ میں گیا تھا اور لڑکا ہونے کے باوجود مغرب کے بعد گھر سے نہیں نکلتا تھا جبکہ ارتقاع جب سے بابر نے گاڑی خرید کر دی تھی وہ اکثر لیٹ گھر آنے لگی تھی۔ کبھی کسی کے گھر پارٹی کبھی فرینڈز کے ساتھ ہوٹلنگ، ڈنر اور بابر اسے روکتا نہیں تھا۔

''ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے، وہ کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کرسکتی ہے...... یہی تو وقت ہے لائف انجوائے کرنے دو اسے...... پڑھائی کے معاملے میں کبھی شکایت ہوئی تمہیں اس سے؟''

وہ واقعی اسٹڈیز میں اچھی تھی لیکن جب سے وہ یونیورسٹی میں آئی تھی ایمل اس کے متعلق پریشان رہنے لگی تھی۔

''چلیں......'' بابر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''ہاں......''

''رتی کہاں ہے؟'' افنان نے اِدھر اُدھر دیکھا۔

وہ ارتقاع سے تقریباً دو سال چھوٹا تھا لیکن نام لے کر ہی بلاتا تھا۔

''کسی دوست کی طرف چلی گئی ہے۔'' ایمل نے بتایا۔

''کون دوست؟''

''تمہارے پاپا کو ہی بتایا ہے۔ مجھ سے اجازت نہیں لی۔''

''اس لیے کہ اسے پتا تھا......تم نے اجازت نہیں دینی۔'' بابر مسکرایا۔

''لیکن اسے نہیں جانا چاہیے تھا پاپا......'' افنان کو اچھا نہیں لگا تھا۔ ''پھپھو ناراض ہوں گی۔''

''ارے یار نہیں ناراض ہوتیں تیری پھپھو......'' بابر نے قدم آگے بڑھایا۔

''پھر بھی پاپا......اس نے بتایا تو ہوگا کہ وہ کس کی طرف گئی ہے۔ میں جا کر اسے لے آتا ہوں...... سمیرا آپی نے صبح فون پر بھی تاکید کی تھی کہ رتی کو ضرور لے کر آنا، وہ ناراض ہو رہی تھیں کہ سمیرا کے نکاح کی تقریب میں بھی وہ نہیں آئی تھی۔''

''نکاح کو تو چھ ماہ گزر گئے ابھی تک سمیرا کی ناراضی ختم نہیں ہوئی۔''

''گلے تو اپنوں سے ہی ہوتے ہیں ناں پاپا۔'' افنان نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ایمل ان کے پیچھے، پیچھے چلتی ہوئی باپ، بیٹے کی گفتگو سن رہی تھی۔

''ہاں، اپنوں سے۔'' بابر نے آہستگی سے کہا۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ کس دوست کی طرف گئی ہے۔'' وہ گیٹ کھول کر باہر آچکے تھے اور اب پورچ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''اب رہنے دو یار دیر ہو جائے گی اور وہ آئے گی بھی نہیں......دوستوں کی پارٹی چھوڑ کر۔'' بابر گاڑی کی طرف بڑھا۔

''فنکشن میں تو ابھی بہت دیر ہے، میں آپ دونوں کو پھپھو کی طرف ڈراپ کر کے اسے لے کے

آتا ہوں۔''

''وہ یہاں نہیں ہے بیٹا...... فارم ہاؤس گئی ہے......تم وقت پر نہیں پہنچ سکو گے اسے لے کر......اور تم بھی نہ ہوئے تو تب تو تمہاری پھپھو ضرور خفا ہوں گی۔''

''فارم ہاؤس میں؟'' گاڑی کا دروازہ کھولتے، کھولتے وہ رکا۔ ''اور آپ نے اسے اجازت دے دی؟'' افنان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''میں اسے انکار کر ہی نہیں سکتا افی۔''

''کون ہے، کس کے فارم ہاؤس میں پارٹی ہے۔ کب تک واپس آنے کو کہا تھا اس نے؟''

''وہ اکیلی تو نہیں گئی ہے بیٹا اس کی اور بھی فرینڈز ہیں...... اور فارم ہاؤس اس کے کلاس فیلو کا ہے......ظفری نام ہے اس کا، سب پوچھ کر تسلی کر کے ہی اجازت دی ہے میں نے اسے۔ اور وہ دو تین دن وہاں رہیں گے۔ فارم ہاؤس کافی دور ہے۔'' بابر جھنجلایا تھا۔

''ظفری......'' افنان چونکا...... ''آپ جانتے ہیں ظفری کو......؟''

''نہیں رتی نے ہی بتایا تھا۔ اس کا کلاس فیلو ہے...... اچھا لڑکا ہے، بہت تعریف کر رہی تھی اس کی، کسی صنعت کار کا بیٹا ہے۔''

''اور آپ نے پاپا اسے جانے دیا......ظفری کو جانتے نہیں آپ پھر بھی......؟''

''کمال کرتے ہو یار، میں کیا اب اس کے دوستوں اور کلاس فیلوز سے ملتا رہوں، تحقیق کرتا رہوں ان کے متعلق وہ کیسے ہیں؟'' بابر مزید جھنجلایا تھا۔

''ظفری کی شہرت اچھی نہیں ہے پاپا......عیاش لڑکا ہے وہ...... بہت ہی کرپٹ قسم کا اور اس کے فارم ہاؤس پر جو پارٹیاں ہوتی ہیں ناں..... اوہ مائی گاڈ۔'' اس نے مکّا بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارا۔ ایمل نے شکایتی نظروں سے شوہر کو دیکھا۔

''یار مجھے کیا پتا تھا کہ اس کے کلاس فیلو ایسے بھی ہوں گے۔'' بابر نے شرمندگی سے کہا۔

''میرے دوست کا ایک کزن وہاں ہی پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ......اسی نے ایک دن ذکر کیا تھا۔''

''افی پلیز......'' ایمل نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

''آپ پریشان نہ ہوں ماما......'' افنان نے اس کا ہاتھ تھپتھپا کر تسلی دی اور پاکٹ سے اپنا سیل فون نکال کر ارتقاع کا نمبر ملانے لگا......دوسری طرف بیل ہو رہی تھی۔

☆☆☆

''صاحب چائے لاؤں؟'' خدا بخش نے کھلے دروازے سے جھانکتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

''ہاں لے آؤ۔''

رواحہ کو گئے کافی دیر ہو گئی تھی اور وہ یونہی آنکھیں موندے کرسی کی پشت پر سر ٹکائے یادوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ یادیں جو خوشگوار بھی تھیں اور تکلیف دہ بھی۔ انہوں نے کتنا چاہا تھا کہ وہ سب کچھ بھول جائیں۔ اچھا، برا سب......لیکن کبھی بھول نہیں پاتے تھے۔ یادیں جیسے قدم، قدم پر بکھری تھیں۔ وہ جتنا ان سے دامن بچاتے وہ اتنا ہی تنگ کرتیں......وہ جب، جب رواحہ کو دیکھتے انہیں اپنا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1

آپ یاد آجاتا...... رواحہ بالکل ان کی کاپی تھا...... جس طرح وہ اپنے بابا جان کے دیوانے تھے اسی طرح وہ بھی ان کا دیوانہ تھا۔ غیرارادی طور پر رواحہ کے ساتھ ان کا رویّہ بھی ویسا ہی دوستانہ تھا جیسے بابا جان کا خود ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے رواحہ کو بالکل ایسے ہی پالا تھا جیسے بابا جان نے انہیں پالا تھا...... وہ تین سال کی عمر میں ماں کی گود سے محروم ہو گئے تھے تو بابا جان نے انہیں ماں کی محبت بھی دی تھی اور باپ کی شفقت بھی...... اور رواحہ چار سال کا تھا جب وہ اس کی ماں بھی بن گئے تھے اور باپ بھی...... پھر تو جیسے انہیں رواحہ کے سوا کچھ بھی یاد نہیں رہتا تھا۔ رواحہ کا لباس اس کی پڑھائی، رواحہ کا اسکول، اس کی دلچسپیاں، اس کے کھانے پینے کی فکر میں وہ جیسے اپنے آپ کو بھی بھول جاتے تھے بالکل اپنے بابا کی طرح...... وہ کالج میں آ گئے تھے پھر بھی بابا جان ان کی ایسے ہی فکر کرتے تھے جیسے وہ چھوٹے بچے ہوں...... وہ خود ایک کالج میں فزکس کے لیکچرار تھے...... جبکہ انہوں نے میٹرک اچھے نمبروں میں پاس کرنے کے بعد ان کی خواہش کے مطابق گورنمنٹ کالج میں ایڈمیشن لیا تھا۔ کبھی، کبھار انہیں دیر ہو جاتی تو وہ انتظار میں بیٹھے ہوتے۔

''بابا جان آپ نے کھانا نہیں کھایا؟'' وہ ناراض ہوتے۔

''آپ کھا لیا کریں...... کبھی، کبھار بس نکل جاتی ہے۔ وین بھی نہیں ملتی، لیٹ ہو جاتا ہوں اور آپ اتنی دیر تک بھوکے بیٹھے رہتے ہیں۔''

''مجھے بھوک نہیں تھی بیٹا۔'' وہ ہمیشہ یہی کہا کرتے...... اور وہ جانتے تھے کہ ایسا نہیں ہے، وہ صرف اس لیے کھانا نہیں کھاتے کہ انہوں نے ان کے ساتھ کھانا ہوتا تھا۔ وہ کتنا بھی لیٹ ہو جاتے تھے بابا ان کے آنے تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ انہوں نے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر سسکی روکی۔

''یہ محبتیں کتنی انمول ہوتی ہیں۔ ان کا کوئی بدل نہیں ہوتا اور یہ دنیا کے کسی بازار میں نہیں ملتیں...... سارے خزانے لٹا کر بھی نہیں......'' انہوں نے ماں کی گود کی گرمی محسوس نہیں کی تھی...... انہیں ذرا بھی یاد نہیں تھا کہ ان کی ماں کیسی تھی...... لیکن بابا جان نے کبھی انہیں ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔ ان کو تیار کروانا...... جب وہ چھوٹے تھے [illegible] کے کپڑے استری کرنا...... [illegible] اسکول چھوڑنے جانا اور لانا [illegible] کھانا کھلانا، خود اپنے ہاتھوں سے پکانا۔

وہ زندگی کے کسی موڑ پر بھی بابا جان کو نہیں بھولے تھے...... ان کی خوشیوں پر خوش ہونے والے ان کی ذرا سی پریشانی پر پریشان ہو جانے والے...... آج بھی جب وہ خود بوڑھے ہو رہے تھے انہیں بابا جان بہت شدت سے یاد آ جاتے تھے۔ ان کا جی چاہتا تھا کہیں سے وہ آ جائیں اور وہ ان کے کندھے پر سر رکھ کر خوب سارا رو لیں...... اتنے سالوں کا جو غبار دل پر جما ہے وہ غبار دھل جائے۔ آج بھی انہیں بابا جان کی اتنی ہی ضرورت تھی جتنی پہلے تھی لیکن بابا جان نے تو اس وقت ساتھ چھوڑ دیا تھا جب انہیں ان کی بے حد ضرورت تھی۔ جب وہ ان کے کندھے پر سر رکھ کر رونا چاہتے تھے جب وہ بالکل تہی داماں ہو گئے تھے۔ خالی ہاتھ، خالی جھولی لیے وہ بابا جان سے لپٹ، لپٹ کر روئے تھے اور بابا جان ان کا اتنا بڑا دکھ برداشت نہیں کر سکے تھے۔ ان کی آنکھیں جوان بیٹے کا ایک آنسو تک نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ ان کی آنکھوں نے کیا، کیا دیکھا اور دل نے کیسے برداشت کی منزلیں طے کیں۔ پھر انہوں نے بھی چپکے سے آنکھیں موند لی تھیں...... اور اگر جو رواحہ نہ ہوتا تو شاید وہ بھی جی نہ پاتے۔ اللہ بھی اپنے بندوں پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کیسے، کیسے مہربان ہوتا ہے۔ اللہ نے بھی انہیں رواحہ دے کر جینے کا، زندہ رہنے کا جواز دے دیا تھا۔

''سر چائے......'' خدا بخش نے چائے ٹیبل پر لا کر رکھ دی۔

''تھینک یو، خدا بخش......''

''رات کے کھانے کے لیے کیا پکاؤں صاحب......''

''جو دل چاہے پکالو...... رواحہ تو شاید عظام کے ساتھ ڈنر لے گا۔'' انہوں نے آہستگی سے کہہ کر کپ اٹھالیا۔ اندر بے حد گھٹن تھی...... یا انہیں محسوس ہو رہی تھی وہ کپ ہاتھ میں لیے ٹیرس کا دروازہ کھول کر باہر آگئے...... اور کچھ دیر یونہی سڑک کی طرف دیکھتے رہے...... یہ رہائشی علاقہ تھا۔ ٹریفک نہیں تھا پھر بھی وقفے، وقفے سے گاڑیاں گزر جاتیں پھر ایک گاڑی آہستہ ہوتے، ہوتے بالکل ان کے گیٹ کے پاس آرکی تھی۔ یہ انوکھے سے گرین کلر کی گاڑی...... ان کا دل اتنی تیز رفتاری سے دھڑکا تھا جیسے ابھی دھڑک کر بند ہو جائے گا...... کپ ٹیرس پر پڑی ٹیبل پر رکھ کر وہ بے اختیار ریلنگ پر تھوڑا سا جھکے تھے۔ جیسے اسے آواز دینے لگے ہوں

''یہ...... یہ کیا رنگ پسند کیا ہے تم نے...... انوکھا، عجیب سا میں نے اس سے پہلے یہ رنگ کبھی نہیں دیکھا، کسی گاڑی کا۔'' ان کی اپنی ہی آواز ان کے کانوں میں آئی تھی۔

''ہاں تو جیسے انوکھے اور منفرد ہم، ویسے ہی ہماری گاڑی کا رنگ بھی انوکھا اور منفرد......'' وہ اٹھلائی تھی۔

بے اختیار ہی ان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ منتظر نظروں سے گاڑی کی طرف دیکھنے لگے جیسے ابھی گاڑی سے وہ اتر کر خراماں، خراماں چلتی ہوئی گیٹ کی طرف آئے گی...... لیکن یہ کیا گاڑی تو چند منٹ رکنے کے بعد آگے بڑھ گئی تھی...... یہ گرین سینٹرو تھی...... لیکن اس کی گاڑی تو......

اور چوبیس سال بعد بھلا...... پتا نہیں کیوں کبھی، کبھی درمیان میں سے سارے ماہ و سال غائب ہو جاتے تھے اور انہیں لگتا تھا جیسے ابھی کل کی ہی تو بات تھی جب وہ ان کے سنگ تھی۔ قدم سے قدم ملا کر چلتی ہوئی۔

ایک گہری سانس لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئے وہ اسے کبھی نہیں بھول سکتے تھے۔ زندگی کی آخری سانس تک نہیں...... یادیں تھیں کہ دل و دماغ میں آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں۔ کبھی کوئی یاد کونے کھدروں سے جھانکتی...... دیکھو میں یہاں ہوں، تو کبھی کوئی...... تو یہ طے تھا کہ محبت زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتی ہے، کم از کم ان جیسا بندہ زندگی میں صرف ایک بار ہی محبت کرتا ہے اور پھر ایک خزانے کی طرح اس کی حفاظت کرتا ہے...... اور یہ کہ وہ اسے کبھی نہیں بھول پائیں گے۔ بھلے رواحہ چوبیس سال کا ہو جائے اور اس کے بچے بھی جوان ہو جائیں، وہ ان کے دل میں اسی طرح براجمان رہے گی...... اتنا ہی ٹوٹ کر چاہا تھا انہوں نے اسے...... پہلی بار وہ انہیں مونا کی برتھ ڈے پر ملی تھی...... ہمیشہ کی طرح وہ لیٹ ہو گئے تھے۔ پتا نہیں کیا بات تھی وہ ہمیشہ ہی لیٹ ہو جاتے تھے۔ کبھی انہیں یاد نہیں رہتا تھا کہ آج مونا کا برتھ ڈے ہے اور کبھی وہ کسی مصروفیت میں پڑ کر لیٹ ہو جاتے تھے...... مونا انہیں بہنوں کی طرح عزیز تھی اور مونا بھی انہیں سگے بھائیوں کی طرح سمجھتی تھی وہ ابھی اسکول میں داخل نہیں ہوا تھا۔ جب وہ گوجر خان سے لاہور شفٹ ہوئے تھے۔ گوجر خان میں ان کا آبائی گھر تھا اور لاہور میں بابا جان

کو لیکچرر شپ ملی تھی۔ سو انہوں نے یہ گھر کرائے پر لیا تھا...... اس گھر کی اوپر والی منزل پر مونا کی فیملی رہتی تھی۔ مونا اس کی ہم عمر تھی اور اس سے چھوٹی دو بہنیں تھیں۔ بھائی کوئی نہیں تھا...... مونا کی امی اس سے بہت پیار کرتی تھیں۔ بابا جان کو اگر کہیں ضروری جانا ہوتا تو وہ ہمیشہ اسے مونا کی امی کے پاس چھوڑ جاتے تھے چونکہ ان کا بیٹا نہیں تھا اس لیے اسے وہاں بہت توجہ ملتی تھی۔ یوں اس کا بچپن مونا کے گھر میں ہی گزرا تھا تو اس روز بھی وہ مونا کی برتھ ڈے پارٹی میں وقت پر نہیں پہنچ سکا تھا۔ سو تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اس سے ٹکرا گیا...... وہ بھی شاید تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی...... سوری دونوں کے لبوں سے ایک ساتھ نکلا تھا...... اور پھر دونوں ہی مسکرا دیے تھے...... اور وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی عجلت سے سیڑھیاں اتر گئی تھی۔ اس نے آخری سیڑھی پر جا کر مڑ کر اسے دیکھا تھا، وہ گیٹ کے باہر کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس لڑکی کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا...... شاید مونا کی کوئی دوست تھی۔ وہ سر جھٹک کر اندر لاؤنج میں چلا گیا۔ چونکہ یہ گھر کرائے پر دینے کی نیت سے ہی بنوایا گیا تھا اس لیے فرسٹ فلور کی سیڑھیاں مین گیٹ کے اندر اندرونی گیٹ سے کچھ فاصلے پر تھیں۔

''آپ ہمیشہ کی طرح لیٹ ہیں بھائی۔'' مونا نے گلہ کیا تھا۔

''ایکسٹریملی سوری مونا...... آج تو صبح سے لے کر اب تک میں نے کوئی پچاس دفعہ خود کو بتایا تھا کہ آج تمہاری برتھ ڈے پارٹی میں لیٹ نہیں ہونا مجھے...... اور میرا تو ارادہ بھی نہیں تھا گھر سے جانے کا لیکن پھر بس گھنٹا بھر پہلے ایک دوست کا فون آ گیا...... اس کے فادر کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا...... میرا خیال تھا کہ بس تھوڑی دیر کے لیے اسپتال جا کر مزاج پرسی کر آؤں گا...... لیکن بس پھر نہ چاہتے ہوئے بھی دیر ہو گئی...... ٹریفک میں پھنس گیا تھا اس لیے بھاگم بھاگ سیدھا اوپر آیا ہوں...... اور تمہارا گفٹ بھی نیچے پڑا ہے۔'' اس نے تفصیل سے بتایا تھا اور اس کی وضاحت پر مونا کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا لیکن اس نے معذرت کی۔

''سوری بھائی، آج آپ کا انتظار نہیں کر سکے۔ چندا کو جانا تھا۔''

''اب تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو مونا۔'' اس کی بہن نے کیک اس کی طرف بڑھایا تھا۔

''بھائی کیک لیں۔''

''مینا چینا کی بچی صرف کیک پر ٹرخاؤ گی۔''

''نہیں بھائی اور بھی سب لیں ناں...... وہ میں نے تو کیک پہلے دیا ہے۔'' وہ گھبرا کر بولی تھی۔ مینا ایسی ہی تھی جلد گھبرا جاتی تھی اور چھوٹی، چھوٹی باتوں پر پزل ہو جاتی تھی حالانکہ میٹرک میں تھی۔

''بھائی صاحب نہیں آئے کیا؟'' مونا کی امی اندر آئی تھیں۔

''بابا تو نیچے ہی ہیں، میں تو باہر سے ہی آ گیا ہوں۔''

''میں گئی تھی انہیں بلانے...... انہوں نے معذرت کر لی تھی۔'' مینا نے بتایا تھا۔

''میں ابھی انہیں کیک اور دوسری چیزیں دے کر آتی ہوں۔''

مونا کی برتھ ڈے پارٹی میں گھر کے افراد کے علاوہ وہ بابا جان اور ایک دو سہیلیاں ہوتی تھیں۔

''آج تمہاری سہیلیاں نہیں آئیں مونا......؟'' اس نے کبابوں سے انصاف کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں، مہر اور افروز کو کوئی کام تھا۔ صرف چندا آئی تھی۔"

"یہ غالباً نئی دوست ہے تمہاری۔" اس نے کیچپ پلیٹ میں ڈالتے ہوئے بظاہر بے پروائی سے پوچھا تھا لیکن آنکھوں کے سامنے اس کا سراپا لہرا گیا تھا۔

"نئی تو نہیں تھرڈ ائیر سے ہم ساتھ ہیں لیکن ہمارے گھر پہلی دفعہ آئی ہے...... اور وہ بھی اسے جانا پڑا اس کی پھپو کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ گھر سے فون آ گیا۔ دراصل اس کی پھپو بیوہ ہیں اور ان کے گھر میں ہی رہتی ہیں۔ چندا کو بہت پیار ہے اپنی پھپو سے۔"

"تب ہی وہ پریشان لگ رہی تھی۔" اس نے سوچا تھا۔ کسی نے بہت سوچ سمجھ کر اس کا نام رکھا ہے۔ "چندا" اس رات جب وہ بیڈ پر لیٹا تو اس کے دل میں خیال آیا تھا حالانکہ اس نے بہت دھیان سے اسے نہیں دیکھا تھا لیکن وہ پہلی نظر میں ہی جیسے دل میں اتر گئی تھی۔ جی سی میں اس کی کلاس میں کئی لڑکیاں پڑھتی تھیں جن میں خوب صورت بھی تھیں...... لیکن کبھی اس نے کسی کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ نہ کسی کو دھیان سے دیکھا تھا...... اگر کوئی لڑکی کالج کے علاوہ کہیں مل جاتی تو شاید وہ پہچان بھی نہ پاتا لیکن یہ لڑکی بہت خاص ہے۔ سونے سے پہلے نہ جانے کتنی بار اس نے اسے سوچا تھا۔ خوب صورت تو وہ تھی ہی لیکن اس میں عجب طرح کا وقار اور بے نیازی تھی...... میک اپ سے بے نیاز، صاف ستھرا، چہرہ اور میک اپ کی بھلا اسے ضرورت بھی کیا تھی۔

"کوئی خاص بات ہے کیا......؟" صبح وہ ناشتے کی میز پر آیا تو بابا جان نے بغور اسے دیکھا تھا۔

"نہیں تو......" وہ سٹپٹایا تھا۔

"شیور......؟"

"یس بابا جان"

"پتا نہیں کیوں مجھے لگا جیسے کوئی خاص بات ہو۔" انہوں نے آملیٹ کی پلیٹ اس کی طرف کھسکائی۔ بابا جان بھی جیسے اس کے دل کے اندر اتر جاتے تھے۔

"نہیں بابا جان کل پورے دن میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ سوائے اس کے کہ شکیل کے ابو کو ہارٹ اٹیک ہوا' وہ اسپتال میں ایڈمٹ تھے اور مونا کی برتھ ڈے پارٹی میں حسب معمول لیٹ ہوگیا اور سیڑھیوں پر ایک لڑکی سے ٹکرا گیا جو مونا کی کوئی دوست تھی۔"

"تو اس میں خاص بات تو لڑکی سے ٹکرانا ہوئی ناں چلو سچ بتانا کیسی تھی وہ......؟"

"پتا نہیں بابا جان......" وہ جھینپ گیا تھا۔ "میں نے دھیان سے نہیں دیکھا۔"

"دھیان سے نہیں دیکھا تو پھر یہ حال ہے کہ کل سے کھوئے، کھوئے ہو...... دھیان سے دیکھ لیتے تو پھر کیا حال ہوتا میری جان۔" بابا جان مسکرا رہے تھے...... اور وہ سوچ رہا تھا کہ بابا جان بھی کیا غضب کے قیافہ شناس تھے۔

ضروری تو نہیں تھا کہ وہ لڑکی دوبارہ اسے ملتی یا پھر...... یہ بابا بھی ناں بس......

وہ سر جھٹک کر سلائس پر مکھن لگانے لگا تھا۔

"سنو صاحبزادے!" بابا جان کے چہرے پر سنجیدگی نظر آئی تھی۔ "صرف دو سال ہیں تمہارے پاس، تمہارا ماسٹر کمپلیٹ ہوتے ہی میں تمہاری شادی کردوں گا...... ان دو سالوں میں اگر کوئی لڑکی تمہیں پسند آ گئی

تو ٹھیک ہے ورنہ میں اپنی پسند سے کردوں گا تمہاری شادی۔"

"کیا مطلب......؟" وہ تو جیسے اچھل ہی پڑا تھا۔

"یعنی کہ اڑنے سے پہلے ہی گرفتار کرنے کے ارادے ہیں۔ میں پہلے اپنا کیریئر بناؤں گا اور پھر شادی۔"

"اس گھر کو ایک عورت کی سخت ضرورت ہے میری جان...... کتنے سالوں سے مجھے اس دن کا انتظار ہے جب تمہاری ایجوکیشن کمپلیٹ ہو...... اور میں تمہارے سر پر سہرا سجاؤں۔"

"ہرگز نہیں...... میں سہرا ہرگز نہیں باندھوں گا۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا سلائس پلیٹ میں رکھ دیا تھا اور بابا جان ہنس پڑے تھے۔

"یار محاورتاً کہہ رہا ہوں۔ تمہاری ماں کے بعد اس گھر میں کبھی وہ حسن نظر نہیں آیا جو عورت کے دم سے ہوتا ہے۔ یہ گھر عورت کے وجود کی خوشیوں سے خالی ہوگیا ہے۔"

"تو بابا جان......" اس نے ان کی بات کاٹی تھی۔ "آپ اس گھر کو کیوں عورت کی خوشبو سے محروم رکھتے ہیں۔ وہ مس خان آپ کی کولیگ کتنی آس سے آپ کو دیکھتی ہیں...... اور مجھے بھی وہ بطور ماما دل و جان سے قبول ہیں...... اور وہ میڈم صمدانی...... وہی گوجر خان والی جن کی اپنی اکیڈمی تھی۔ کتنی خواہش تھی ان کی کہ وہ میری ماما بن کر میرے سارے دکھ سمیٹ لیں۔"

"مذاق نہیں یار میں سنجیدہ ہوں...... دو سال بعد تمہاری شادی...... ہاں......" بابا جان سچ مچ سیریس لگ رہے تھے۔

"اور غیر سنجیدہ تو میں بھی نہیں ہوں بابا جان مجھے سچ مچ مس خان اچھی لگتی ہیں اگر آپ انہیں اپنی زندگی میں شامل کرلیں تو ریئلی مجھے بے حد خوشی ہوگی۔" وہ واقعی سنجیدہ ہوگیا تھا۔ بابا جان نے اس کے لیے صرف اس کے لیے دوسری شادی نہیں کی تھی اور تنہا زندگی گزار دی تھی...... پتا نہیں کتنے ایسے مواقع آئے ہوں گے جب انہیں رفیقِ زندگی کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی۔

"میں اب بڑا ہوگیا ہوں بابا جان اور اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں...... آپ مس خان......" اور انہوں نے ذرا سا ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کردیا تھا۔

"نہیں میری جان، تمہاری ماما کے بعد اس دل کو کوئی جچا ہی نہیں...... بھلے وہ میڈم صمدانی ہوں یا مس خان...... ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو دل کے دروازے ایک بار ہی کھولتے ہیں بار بار نہیں......"

اور اب وہ خود بھی تو اپنے بابا جان کی طرح ہی تھے جنہوں نے دل کے دروازے صرف ایک بار ہی کھولے تھے اور پھر بند کرلیے تھے ہمیشہ کے لیے...... شروع، شروع میں جب رواحہ ان کے پاس آیا تھا تو کتنا تنگ کرتا تھا...... ہر وقت ماما، ماما کی رٹ لگائے رکھتا تھا...... رات کو کسی وقت اٹھ جاتا تو اسے بہلانا بہت مشکل ہوجاتا تھا تب دوستوں نے کتنی بار ہی دوسری شادی کا مشورہ دیا تھا لیکن دل کے دروازے تو بند ہوچکے تھے اور وہاں کسی اور کی گنجائش نہیں تھی۔

لیکن اس روز ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتا کرتے ہوئے وہ بابا جان کا نقطہ نظر سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوا...... یک دم ہی اس کے دل میں بابا جان کی ویران اور تنہا زندگی کا خیال ٹھہر سا گیا تھا اور وہ ان سے بحث کررہا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''بابا جان دل کے دروازے بھلے نہ کھولیں گھر کے دروازے کھول دیں، آنے والی محترمہ خود ہی دل کے دروازے کھلوالیں گی۔''

''یار تم لاحاصل بحث کیوں کرتے ہو...... جب جانتے ہو یہ ممکن نہیں......''

''آپ کو ماما سے بہت محبت تھی؟'' وہ متاثر ہوا تھا۔

''ہاں بہت...... میں نے شادی سے پہلے تمہاری ماما کو نہیں دیکھا تھا۔ اور پہلی بار جب دیکھا نکاح کے بعد تو وہ جیسے دل میں آکر دھرنا جما کر بیٹھ گئیں۔''

''اور اب تک دھرنا جمائے بیٹھی ہیں۔'' اس نے منہ بنایا تھا۔

''ہاں......'' وہ مسکرائے تھے۔ ''مجھے تمہاری ماما سے اسی لمحے محبت ہوگئی تھی اور آج تک وہ محبت میرے دل کو روشن رکھے ہوئے ہے۔''

اور اسے لگا تھا دل میں موجود محبت نے ان کا چہرہ روشن کر دیا ہے۔

''لیکن میں تو پہلے محبت کروں گا پھر شادی۔'' وہ شوخ ہوا تھا۔ ''خوب سمجھ کر پرکھ کر محبت کروں گا۔''

''جو بھی کرو لیکن صرف دو سال......'' انہوں نے تنبیہہ کی تھی۔

''صرف دو سال بہت تھوڑے ہیں بابا جان...... محبت کرنے کے لیے...... کچھ رعایت ہونی چاہیے۔''

''محبت کے لیے تو ایک لمحہ بھی کافی ہوتا ہے میری جان...... جب محبت ہوتی ہے تو ایک لمحے میں ہوجاتی ہے اور جب نہیں ہونا ہوتی تو صدیوں ساتھ رہنے پر بھی نہیں ہوتی۔''

''حالانکہ میں نے سنا ہے کہ ایک ساتھ رہنے سے دیواروں اور جانوروں سے بھی محبت ہوجاتی ہے۔''

''تم اسے اُنس کہہ سکتے ہو، لگاؤ کہہ سکتے ہو شاید محبت بھی...... لیکن جس محبت کی بات میں کر رہا ہوں وہ ایک لمحے میں ہوجاتی ہے اور کبھی صدیوں ساتھ رہنے سے بھی نہیں ہوتی۔''

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ محبت کوئی متوازن عمل نہیں ہے۔'' اس نے اپنے لیے چائے بنائی تھی۔ بابا جان سے کسی موضوع پر بات کرنا، بحث کرنا اسے ہمیشہ ہی اچھا لگتا تھا۔

''یہ تم سے کس نے کہا میری جان کہ محبت ایک متوازن عمل ہے...... اس سے زیادہ الجھا ہوا اور غیر متوازن عمل پوری کائنات میں نہیں...... اور۔'' انہوں نے چائے کا کپ اپنی طرف کھسکایا تھا۔ ''محبت میں وقت کا وزن نہیں ہوتا...... گفتگو کا وزن نہیں ہوتا، ہر طرف بے وزنی ہی بے وزنی رہتی ہے...... بے وزنی کی کیفیت میں انسان کے پاؤں جمے نہیں رہتے اور وہ ہر وقت لڑھکتا رہتا ہے۔ خود کو اس بے وزنی میں سنبھال کر متوازن رکھنا ہی محبت کا اصل پلیٹ فارم ہے لیکن اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس بے وزنی کے اصول کو محسوس کرلیا جائے۔ پتا نہیں ہر بندہ یہ کیوں سوچتا ہے کہ محبت ایک متوازن عمل ہے۔''

''محبت متوازن عمل ہے یا غیر متوازن...... لیکن بابا جان صبح صبح آپ نے اتنی ثقیل گفتگو کر کے ہاضمہ ضرور خراب کر دیا ہے۔ بخدا مجھے آپ کا ایک لفظ بھی پلے نہیں پڑا...... لیکن میں اب محبت کرنے سے پہلے سوچوں گا ضرور......''

''برخوردار جب محبت تم پر حملہ آور ہوگی تو یہ تمہیں سوچنے کا موقع تک نہیں دے گی...... بس اچانک حملہ

کرے گی اور تم اس کے مفتوح ہوجاؤ گے اور وہ ایک فاتح کی طرح غرور سے سر اٹھا کر تمہیں دیکھے گی اور تم ایک شکست خوردہ سپاہی کی طرح اپنے ہتھیار اس کے قدموں میں ڈال دو گے۔''

''بابا جان پلیز...... آپ خلیل جبران بننے کی کوشش مت کریں...... مجھے ایسی محبت نہیں چاہیے جو میرے سارے اختیار مجھ سے چھین لے اور میں کسی ہارے ہوئے سپاہی کی طرح محبت کے سامنے ہتھیار ڈال دوں...... نو، نیور...... بس آپ خود ہی کر دیجیے گا میری شادی کسی بھی لڑکی سے۔'' وہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑا ہوگیا تھا اور بابا جان چائے کے سپ لیتے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے...... اور پھر وہی ہوا جو بابا جان نے کہا تھا جب محبت اس پر حملہ آور ہوئی تو اسے پتا ہی نہیں چلا بس ایک لمحے کا کھیل تھا اور وہ اسیر ہوچکا تھا۔

اس روز وہ بابا جان کے بار بار یاد دلانے پر اوپر آیا تھا مونا کے والد سے ملنے جو شارجہ میں جاب کرتے تھے اور سال میں ایک بار ایک ماہ کی چھٹی لے کر گھر آتے تھے...... وہ آئے ہوئے تھے اور بقول بابا جان کئی دفعہ اس کے متعلق پوچھ چکے تھے تو اس روز وہ نصر صاحب سے ملنے اوپر آیا تھا لیکن نصر صاحب تو گھر پر نہیں تھے، ہاں لاؤنج میں مونا کے ساتھ وہی بیٹھی تھی...... اس دن والی لڑکی۔ اس کے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ تھا اور وہ ایک، ایک چپس نہایت نفاست سے دو انگلیوں سے پکڑ کر دانتوں سے کترتی تھی۔

''ماما، پاپا تو کسی دوست کی طرف گئے ہوئے ہیں آپ بیٹھیں گے بھائی؟''

''نہیں چلوں گا...... ویسے تم یہ فارمیلٹی نبھانے کے بجائے صاف، صاف بھی کہہ سکتی تھیں کہ ''بھائی جائیں اس وقت میں اپنی سہیلی کے ساتھ مصروف ہوں۔''

''نہیں، میرا یہ مطلب نہیں تھا آپ بیٹھیں پلیز، یہ میری دوست ہے چندا۔'' مونا ذرا سا شرمندہ ہوئی تھی۔

''اور میں چاند......'' وہ تھوڑا سا جھکا تھا۔

بچپن میں ماما نے اسے چاند کہہ کر پکارا تھا اور پھر تو اسے آس پاس اِدھر اُدھر عزیز رشتے دار سب ہی چاند کہہ کر بلانے لگے تھے اور اس کا اصل نام تو جیسے سب بھول ہی گئے تھے۔ بابا جان ابھی تک اسے چاند کہہ کر ہی بلاتے تھے۔ خیر بابا جان کسی ایک نام سے تو بلاتے نہیں تھے...... ان کے پاس تو ناموں کا ذخیرہ تھا۔

''ویسے مونا تمہاری دوست کا نام چاندنی ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا......'' باقی کا جملہ اس نے دل میں کہا تھا۔

''چاند کی چاندنی......'' لیکن اس کی فراخ پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔

تھینک گاڈ کہ اس نے پورا جملہ بلند آواز میں نہیں کہا تھا...... وہ ایسا نہیں تھا لیکن خود بخود ہی منہ سے پھسل گیا تھا اور اب وہ شرمندہ ہو رہا تھا اور وہ آنکھوں میں ناراضی لیے اسے تک رہی تھی۔ اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔

''سوری مس...... میں مذاق کر رہا تھا، آپ کو برا لگا ہو تو......'' اس نے کندھے اچکائے تھے اور بڑی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

-نیازی سے مڑ کر مونا سے کوئی بات کرنے لگی تھی اور اسے اس وقت وہاں کھڑے رہنا بڑا آکورڈ لگا تھا...... یعنی وہ...... اسے اس لڑکی نے اس طرح نظر انداز کیا تھا جیسے وہ کچھ بھی نہیں تھا...... اس نے تو ہمیشہ لڑکیوں کی نظروں میں اپنے لیے ستائش ہی دیکھی تھی ......اور یہ لڑکی......

''اوکے مونا، میں چلتا ہوں۔'' وہ مڑا تھا۔

''نہیں بھائی پلیز بیٹھیں ناں...... مینا چائے لا رہی ہے۔ چائے پی کر جایئے گا۔'' اس بار مونا نے دل سے اصرار کیا تھا......شاید اس نے اس کی خاموشی کو محسوس کر لیا تھا۔

''نہیں...... پھر آؤں گا......تمہاری دوست کو ناگوار گزر رہا ہے۔'' وہ یک دم ہی بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔ اور تب ہی اس نے نظریں اٹھائی تھیں۔ اور وہی بے نیازی نظر...... وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دونوں کی نظریں ملی تھیں ۔اور یہی وہ لمحہ تھا جب محبت نے اس پر شب خون مارا تھا......اور وہ بے بس سا اپنی محبت کے سامنے ہتھیار پھینک رہا تھا۔

''یہ میرا گھر نہیں ہے جو مجھے ناگوار گزرے گا...... آپ شوق سے بیٹھیں میں تو یوں بھی جا ہی رہی تھی۔'' اس نے نظریں جھکا لی تھیں۔

لیکن وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر تیزی سے واپس مڑا تھا اور لاؤنج سے باہر نکل گیا تھا۔

''تو یہ محبت ہے......یعنی محبت......'' گھر آ کر اپنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس نے خود سے کہا تھا۔

یعنی اسے اس لڑکی چندا سے محبت ہو گئی ہے۔ ایک لمحے کی بات تھی اور محبت اس کے دل کے دروازے کھلے دیکھ کر مسند نشین ہو گئی تھی۔

اس لڑکی سے محبت جو بلاشبہ بہت خوب صورت تھی جس کے میک اپ سے بے نیاز چہرے پر بلا کی ملاحت اور کشش تھی، نہ اس نے بھویں بنائی ہوئی تھیں اور نہ آنکھوں میں کاجل تھا اور نہ ہی مسکارے سے پلکوں کو بوجھل کر رکھا تھا...... نہ ہونٹوں کو لپ اسٹک سے رنگا ہوا تھا۔ سب کچھ بہت نیچرل تھا۔

''واٹ آ نان سینس......'' یعنی وہ اس لڑکی سے محبت کرنے لگا تھا۔ جس کی آنکھوں میں اس کے لیے اتنی ناراضی اور غصہ تھا اور جو ماتھے پر بل ڈالے اس طرح اسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی بہت ہی غلط آدمی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو جھٹلایا تھا۔

''اور یہ محبت ہرگز نہیں ہے......اور میں بالکل بھی اس لڑکی سے محبت نہیں کرتا...... کس قدر احمقانہ سی بات ہے ناں کہ ایک نظر دیکھ کر آپ کسی سے محبت کرنے لگیں...... جس کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتے ہو۔ ...اور میں اتنا احمق ہرگز نہیں ہوں......'' اس نے خود کو یقین دلایا تھا......لیکن رات کو کھانے کی ٹیبل پر وہ بابا جان سے پوچھ رہا تھا۔

''یہ یک طرفہ محبت کیا ہوتی ہے بابا جان ۔اگر دوسرا شخص آپ سے محبت نہ کرتا ہو...... اگر اس کے دل میں ایسا کوئی جذبہ نہ ہو جو آپ کے دل میں اس کے لیے پیدا ہوا ہو تو کیا پھر بھی وہ محبت ہی ہے؟''

''ہاں پھر بھی وہ محبت ہے لیکن جان عزیز یہ یک طرفہ محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ بہت اذیت ناک......'' انہوں نے بغور اسے دیکھا تھا۔

''یہ بہت گہرے زخم دیتی ہے جو کبھی بھر نہیں پاتے ...... یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر زمینوں کی

محبت دل میں بسا بیٹھے جو اس کی اپنی نہ ہوں......اس شے کو حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کرے اس کے پیچھے بھاگے جس کا مالک کوئی اور ہو۔''

''بابا جان کیا ایسا ہوتا ہے کبھی کہ آپ کسی سے محبت کرنے لگیں لیکن وہ آپ سے محبت نہ کرتا ہو......آپ اپنے ہتھیار اس کے قدموں میں ڈال دیں مگر اسے فاتح بننے کا شوق نہ ہو......آپ محبت کے سامنے بے بس ہو جائیں اور اسے آپ کی بے بسی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔'' اس کا دل بری طرح کانپا تھا لیکن بظاہر اس نے بڑے نارمل انداز میں ڈونگے سے سالن اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔

''ہوتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے میرے چاند......اللہ نہ کرے کہ تمہارا دل کبھی ایسی محبت سے آشنا ہو...... یہ یک طرفہ محبت بہت ظالم ہوتی ہے۔ جان و دل کو تباہ کر ڈالتی ہے۔'' اور اس نے سوچا تھا کہ وہ یک طرفہ محبت کا روگ ہرگز نہیں پالے گا۔

''محبت کا مزہ تو تب ہی ہے ناں کہ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔ یہ کیا کہ آدمی محبت کرتا رہے اور اس محبت میں مٹ کر فنا ہو جائے اور اگلے بندے کے دل پر رتی بھر اثر نہ ہو۔ تو یہ طے ہے کہ اسے اس لڑکی چندا سے محبت نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا دل اتنا کمزور ہے کہ ایک لمحے کا اسیر ہو جائے۔'' وہ بے حد مطمئن سا ہو کر اور خود کو یقین دلا کر بہت شوق سے کھانا کھانے لگا تھا لیکن اس کے جھٹلانے اور خود کو یقین دلانے سے کیا ہوتا......محبت تو پوری شدت سے حملہ آور ہو چکی تھی اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے سوچتا رہتا اور تب ایک روز دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ مونا کے پاس آیا تھا۔

''سنو مونا وہ تمہاری دوست چندا......''

''سوری بھائی، وہ اس روز اس کا موڈ بہت خراب تھا...... ورنہ وہ اتنی روڈ ہرگز نہیں ہے، بہت خوش اخلاق ہے۔''

''لیکن مجھے تو نہیں لگا تھا کہ وہ روڈ ہے، دراصل غلطی میری تھی، مجھے یوں ایک اجنبی لڑکی سے بے تکلفی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا......بس بے اختیار ہی لبوں سے نکل گیا تھا۔''

''دراصل وہ سمجھی کہ آپ نے جان بوجھ کر اپنا نام چاند بتایا ہے......لیکن میں نے بعد میں بتا دیا تھا اور ہم اس اتفاق پر بہت ہنسے تھے۔''

''اچھا......'' وہ خوش ہو گیا تھا۔

''وہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہے ناں......؟''

''وہ بھلا آپ سے کیوں ناراض ہو گی؟'' مونا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اور اپنے اس احمقانہ سوال پر وہ خود ہی شرمندہ ہوا تھا۔ یعنی محبت آدمی کو احمق بھی بنا دیتی ہے اور یہ بات بابا جان نے اسے نہیں بتائی تھی......اب بھلا اس کے ساتھ اس کا ایسا کیا رشتہ تھا کہ وہ اس سے ناراض ہوتی۔

''سوری......میرا مطلب تھا وہ تم سے ناراض تو نہیں ہوئی؟''

''نہیں بالکل بھی نہیں......وہ میری بہت اچھی دوست ہے......لیکن کیا بات ہے بھائی آپ نے پہلے تو میری کسی دوست میں دلچسپی نہیں لی...... خیر ہے ناں......؟'' اب کے مونا سچ مچ چونکی تھی اور اس کی آنکھیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شرارت سے چمک رہی تھیں۔

''ہاں خیر ہی ہے۔''

اس نے نظریں چرائی تھیں۔

''بھائی......'' مونا کو وہ سگے بھائیوں کی طرح ہی عزیز تھا۔ ''چندا اگرچہ دیکھنے میں نہیں لگتی لیکن بہت دولت مند لڑکی ہے...... اس کی اپنی ذاتی گاڑی ہی لاکھوں کی ہے اور میں ایک بار ان کے گھر گئی تھی چار گاڑیاں تو ان کے ڈرائیووے پر کھڑی تھیں۔ اس میں امیر لڑکیوں والا نخرہ نہیں ہے۔ وہ بہت سادہ مزاج ہے اور اگر وہ یہاں بیٹھ کر آپ سے گپ بھی لگا لیتی تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا...... اس کے گھر کا ماحول ہمارے متوسط گھرانوں جیسا نہیں ہے۔''

''لیکن یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہی ہو مونا؟'' وہ حیران ہوا تھا۔

''بس یونہی...... اور ایک بار میں اس کے گھر گئی تھی تو اس کی ممی نے مجھے بتایا تھا کہ اس کی بات بچپن سے اپنے کسی کزن سے طے ہے۔''

اور اسے لگا تھا جیسے وہ منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی اوندھے منہ گر گیا ہے...... یک طرفہ محبت کی آنچ سے اس کا دل جیسے جل جل کر راکھ ہو رہا تھا اور اسے اپنے دل میں ان زخموں کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں جو کبھی نہیں بھرتے اور جو یک طرفہ محبت کی دین ہوتے ہیں۔ اس نے ممنون نظروں سے مونا کی طرف دیکھا تھا...... وہ سمجھ گیا تھا کہ مونا یہ سب کچھ اسے کیوں بتا رہی ہے...... اس کا دل سچ مچ جان نثار کرنے والی بہن کا دل تھا اور وہ جیسے اسے روک رہی تھی منع کر رہی تھی کہ وہ اپنے قدموں کو وہاں ہی روک لے کہ یہ راستے منزل کی طرف نہیں جاتے اور جن راستوں کے اختتام پر منزل نہ ہو وہ سفر آبلہ پائی کے سوا کچھ نہیں دیتا...... لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی یہ کوشش بیکار ہے اور وہ اس راستے پر قدم رکھ چکا ہے۔

ٹیرس کی ریلنگ پر کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس پڑی تھیں اور گیٹ کے پاس کسی گاڑی کے رکنے کی اور پھر ہارن کی آواز آئی تھی......

''ارے یہ تو رواحہ کی گاڑی کا ہارن ہے۔''

وہ چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ باہر اندھیرا پھیلا ہوا تھا...... گیٹ کی اور پورچ کی لائٹیں جل رہی تھیں۔ وہ اتنی دیر سے ماضی میں کھوئے ہوئے تھے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا...... جب، جب انہیں ماضی کی یادیں بے قرار کرتیں وہ یونہی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے تھے۔ انہوں نے اندھیرے میں ٹیبل پر پڑے چائے کے کپ کی طرف دیکھا جو یونہی پڑا ہوا تھا...... اور پھر گیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔ خدا بخش گیٹ کھول رہا تھا۔ گاڑی اندر داخل ہوئی تھی اور اس کے پیچھے ہی دوسری گاڑی آکر رکی تھی جس سے دو مسلح شخص کود کر باہر آئے تھے۔ خدا بخش نے گیٹ بند کر دیا تھا اور ہاتھ میں گنیں اٹھائے وہ دونوں شخص گیٹ کے باہر کھڑے تھے...... اور ان کا دل جیسے ڈوب گیا تھا۔

جاری ہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

رہا تھا۔ اپنے آپ میں مگن رہنے والی ناجیہ اس روز باقاعدہ طور پر تیار ہو کر آئی تھی۔ اس کے تمام کولیگز اسے سراہ رہے تھے اور اس کی محنت سے ملی کامیابی پر اسے مبارک باد دے رہے تھے۔

وہ اس دن بہت معتبر ہوگئی تھی، میٹنگ کا اختتام ہو چکا تھا۔ تمام آفس کولیگز اسے مبارک باد بھی دے رہے تھے اور ساتھ ہی اس سے ٹریٹ کا مطالبہ بھی جاری تھا۔ ناجیہ مسکرا، مسکرا کر سب کی مبارک بادیں وصول کر رہی تھی۔ ابھی چھ ماہ پہلے ہی تو اس نے یہ آفس جوائن کیا تھا اتنی جلدی اتنی بڑی کامیابی ملنے پر سب اس کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ اس کے خیر خواہ تھے اور کچھ حاسدین بھی تھے جس کا اندازہ ناجیہ کو چند دنوں میں ہی ہو گیا تھا۔

☆☆☆

آج وہ اپنی نئی سیٹ سنبھال چکی تھی اور اس نے اپنے کام کا آغاز بھی کر دیا تھا وہ بہت پرجوش تھی۔ اس نے اپنی اس خوشی کو ابھی تک اپنی ماں کے ساتھ شیئر نہیں کیا تھا حالانکہ باس نے دو دن پہلے ہی اسے پروموشن لیٹر دے دیا تھا مگر آج وہ اپنی نئی گاڑی میں اپنے گھر جا کر ماں کو سرپرائز دینا چاہتی تھی اور جانتی تھی کہ اس کی کامیابیوں پر ماں سے زیادہ خوش کوئی نہیں ہوگا۔ اس پوری دنیا میں ایک اس کی ماں ہی تو اس کا واحد سہارا تھی۔

جب اس کے والد کا انتقال ہوا تو وہ صرف پانچ برس کی ہی تو تھی۔ اس کی ماں نے جن حالات میں اس کی پرورش کی تھی وہ اس سب سے آگاہ تھی بلکہ ماں کے ساتھ، ساتھ وہ بھی ان مشکلات کا مقابلہ کر رہی تھی۔ مگر اب وقت آگیا تھا کہ اس کی ماں اپنی محنت کا پھل اپنی بیٹی کی کامیابیوں کی صورت میں وصول کرے۔

آفس میں کام کرتے، کرتے اسے گزرتے وقت کا احساس نہ رہا۔ جب اس کا کام ختم ہوا تو آفس ٹائمنگ ختم ہوئے بھی دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ اکثر لوگ جا چکے تھے۔ اب صرف وہی ملازمین باقی رہ گئے تھے جو اُدھر ہی نائٹ شفٹ میں کام کرتے تھے۔ اس نے جلدی، جلدی اپنی ضروری چیزیں اٹھائیں اور نیچے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے ہی لگی تھی کہ آفس کے اسٹور روم سے اٹھتی کچھ آوازوں نے اس کے بڑھتے قدم روک لیے۔

”سراج، میڈم ناجیہ کی تو آج لاٹری نکل آئی ہے، کیسے مسکرا، مسکرا کر وہ ایم ڈی صاحب کے ہاتھوں سے گاڑی کی چابیاں پکڑ رہی تھیں۔“

”مجھے تو دال میں کچھ کالا لگتا ہے۔“ ایک اور آواز ابھری۔

”سنا ہے میڈم اکیلی رہتی ہے۔ صرف اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ...... ایک دو بار رات کو آفس کے کچھ لوگوں نے ایم ڈی صاحب کی گاڑی میڈم ناجیہ کے گھر کے باہر کھڑی دیکھی ہے...... آگے تم خود سمجھدار ہو۔“ اتنا کہہ کر وہ آواز کچھ دیر کے لیے خاموش ہوگئی پھر کچھ دبے، دبے قہقہے ناجیہ نے سنے مگر اب مزید کچھ سننے کی اس میں تاب نہیں تھی۔ اس لیے تھکے، تھکے قدموں سے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتری اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔ وہ صبح جتنی خوش تھی اب اتنی ہی افسردہ تھی۔ لوئر اسٹاف کے وہ جملے ہتھوڑے کی طرح اس کے دماغ پر برس رہے تھے۔ اس کا پورا وجود چیخ، چیخ کر لوگوں سے مسلسل ایک ہی سوال کر رہا تھا۔

”کیا ایک اکیلی لڑکی کا کردار اتنا سستا ہوتا ہے کہ اسے سرِ بازار رُسوا کیا جائے۔“

مگر وہ جانتی تھی کہ اس سوال کا جواب اسے کبھی نہیں مل سکے گا۔ کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے؟

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY